© rasailojaraid.com

پریخانہ صحرا

از جناب ملا رموزی

گلستاں تک نظر آئیگا ویرانہ ویرانہ
کبھی خود دیکھ لیجیگا جو صحرا کا پریخانہ

فضائے وادی گلریز و موج چشمۂ روشن
جمالِ انجم و مہتاب و حسن جانِ جانانہ

یہیں بکھری ہوئی زلفوں کی عنبر بیز لپٹیں ہیں
یہیں ہر جانِ موسیقی یہیں ہر روح خمخانہ

یہیں تو سینۂ نوخیز میں مستی مچلتی ہے
یہیں فرزانہ عاشق نظر ہوتا ہے دیوانہ

یہیں طوفان اٹھتے ہیں جوانی کی امنگوں میں
یہیں کچھ مسکراتے ہیں حجاباتِ عروسانہ

یہیں دوشیزگی دامن بنی جاتی ہے شرما کر
یہیں عاشق ہوا جاتا ہے اب پروانہ پروانہ

یہیں ہیں وادیٔ گلرنگ کی شہزادیاں شاداب
یہیں ہے غمزۂ ترکانہ و نازِ ملوکانہ

یہیں حسنِ شباب ماہتاب و کہکشاں لے کر
ادب سے پیش کرتا ہے جواہر تابِ نذرانہ

یہیں کی بانسری کی لے پہ قدسی وجد کرتے ہیں
یہیں سجدہ کو خود مجبور ہے پندارِ بت خانہ

یہیں اس جانِ عشق و حسنِ دوشیزہ کے تیور میں
نظر آتا ہے اطمینان و استغنائے شاہانہ

یہیں تو اصل شعر و نظم کی رنگیں شرابیں ہیں
یہیں تو ناز اٹھاتی ہے مری تخئیلِ سلطانہ

رموزی جب میں ان رنگینیوں پر بھی ہوا غالب
تو فطرت نے دیا مجھ کو مزاجِ تاجدارانہ

© rasailojaraid.com